۱۵۰

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ

نمبر ہفتم و ہشتم و نہم معہ جلد نہم

اطلاع

رسالہ "اقتصاد فی مسایل الجہاد" جسکی طرف بار بار سے ناظرین کی آنکھیں لگ رہی تھیں ۹۴ صفحہ میں ڈیمی کاغذ پر چھپکر تیار ہے جسکی عام قیمت ۸/ ہے اور خاص قیمت جو خاصکر مسلمانان اہل سنت سے لیجائیگی ۶/ ہے خریداران اشاعۃ السنہ کو اس کا [illegible] کے ساتھ وصول ہوا باقی بھی عنقریب نمبر ۱۰ کے ساتھ وصول ہوگا۔

اس رسالہ کا انگریزی ترجمہ بھی دو ثلث تک ہو چکا ہے اسکے چھپنے میں صرف فلوس کی دیر ہے خریداران اشاعۃ السنہ اسکی قیمت واجبی جلد ارسال کریں یا اقتصاد اردو کو جلد فروخت کرائیں تو انگریزی ترجمہ کی جلد اشاعت ہو

التماس

مضمون تمہید کو (جو صفحہ آیندہ پر ہے) ناظرین پسند کریں تو اسکے ساتھ یہ بھی یقین کرلیں کہ اس قسم کے مضامین اصلاح حالت قوم کا صرف اردو میں شایع ہونا جلد اور کافی فایدہ نہیں دیتا اور گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کی نظر سے اصل مضامین کبھی پوری اور جلد نہیں گزرتے جب تک وہ انگریزی میں ہوں۔ لیکن انگریزی میں ان مضامین کی اشاعت فلوس پر موقوف ہے اور اشاعۃ السنہ کے فنڈ میں جسقدر فلوس ہیں وہ خریداران و معاونین کو انکے گریبانوں میں منہ ڈالنے سے بخوبی نظر آسکتے ہیں۔

[illegible] خطوط تقاضا کے جواب تک نہیں دیتے چہ جائیکہ فلوس۔

پس کیا تو خریداران اشاعۃ السنہ اس سرد مہری اور ناہمدردی کو دور کریں اور جنکے ذمہ جو کچھ باقی ہو وہ ارسال کریں۔ اسمیں ہم انگریزی کا کام چلائینگے ایسا نہو (اور امید بھی نہیں کہ ہو) تو مناسب ہے کہ بعض بھی خواہان قوم اشاعت مضامین انگریزی کیلیے خاص چندہ جمع کرکے ایک فنڈ مقرر کریں جس سے انگریزی کا کام ہو اور اسکے نفع و نقصان کے وہی لوگ مالک و مستحق ہیں جو چندہ دیں۔ اشاعۃ السنہ کو اس سے کوئی خاص تعلق نہو جو لوگ اس تجویز کو پسند کریں خاکسار سے خط و کتابت کریں

ابوسعید محمد حسین لاہوری

وکٹوریہ پریس لاہور میں چھپا

مہتمم اشاعۃ السنۃ لاہور سے روانہ

فہرست مضامین

تصحیح غلطی

نمبر صفحہ ۲۵۶ کی ابعمر ... غلطی سے لگ گیا ہے ناظرین ... ۵۷ سمجھیں۔

مشورہ

استعمال گشتہ طلا کا موسم چلا ... شاملو ضلع مظفرنگر کے حکیم ... عبد الرحمن صاحب سے اسکا مطا...

تمہید ضروری

لایق ملاحظہ گورنمنٹ و اعیان اہلحدیث

ہماری بعض ناظرین جو اسلام کے ملکی و قومی اصول و ہدایات سی واقف نہین شاید مضامین مندرجہ نمبر ۲ وغیرہ کو بلا ضرورت و خالی از فایدہ سمجھین اور ان کو اشاعۃ السنۃ کی فرض منصبی سے اجنبی خیال کرین - ان حضرات کی افہام و قطع اعتراض و کلام کی لئے ہم اُن مضامین سی پہلی تمہید ذیل پیش کرتے ہین -

کسی قوم کی قومی ترقی (جسمین مذہبی ترقی بھی شامل ہے) دنیاوی اسباب سی قطع تعلق کرنے سے نہین ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے - اور موجودۃ الوقت سلطنت سے ارتباط اور اسکی پالیسی کی مراعاۃ اور اُسکے حضور مین اظہار عقیدت و اتقیاد اور ارکان سلطنت سی رابطہ محبت و اتحاد اسباب دنیاوی سے ایک عمدہ اور قوی [illegible] سبب ہے - یہ ایسے اصول بدیہی ہین جنکے اثبات کی ضرورت نہین ہے - و معہذا ہماری مضمون ”دنیا“ مین جو عنقریب شایع ہوگا اسکا کافی ثبوت ناظرین کو ملیگا -

اہل اسلام ان اصول کیطرف ایکمدت تک متوجہ نہوئی تو وہ اپنی قومی ترقی مین اور ہمعصر اقوام سی بہت پیچھے رہگئی ہین علی الخصوص اہلحدیث جو اس ترقی کے میدان مین ایک قدم بھی نہین چلی - بلکہ انکو مذہبی ترقی مین (جسکے وہ طالب و مدعی تھی) بھی سخت موانع پیش آئی اور ابتک موجود ہین -

عمام مسلمانون کو بعض خیرخواہان اسلام نے ان اسباب دنیاوی کیطرف متوجہ کیا تو انہون نے کسیقدر اپنا آپ سنبھالا - اور اس قومی ترقی کا کچھ حصہ لیا - مگر ہماری گروہ اہلحدیث نے نہ انکا کہا مانا اور نہ ان کے گروہ اہلحدیث سے کوئی ایسا ریفارمر ظاہر ہوا جو انکو اس ترقی کی اسباب دنیاوی کیطرف توجہ دلاتا لہذا انکو بجائے ترقی تنزل کا مونہہ دیکھنا پڑا -

اس گروہ کی علما و مصنفین کا خیال صرف مذہبی کتب کے درس اور مذہبی رسایل کی تصنیف کیطرف

متوجہ رہا - اور انکی وعظون اور بنا دیون کو صرف مذہبی مسایل کی تعلیم و ترویج کا خیال رہا - یہ خیال کسیکو پیدا نہوا کہ مذہب بلا استعانت اسباب حسن معاشرت چل نہین سکتا - اور سلطنت وقت کے حضور مین اظہار عقیدت اور ارکان سلطنت سے ارتباط و موانست اسباب دنیاوی کے اعلی سبب ہین -

اسی بیخیالی مین وہ اپنی مسجد ونمین صحیح بخاری کا درس کرتے رہے یا کسی حجرہ مین خلوت گزین ہو کر یا حی یا قیوم پڑہتے رہے اور کسی سے منجملہ اعیان ملک یا ارکان سلطنت ارتباط و اتحاد کا تعلق پیدا نکیا اور نہ کسی کے آگے اپنی عقیدت و اطاعت سلطنت کا اظہار کیا تو ان کے حریفون نے (جو انہی کے اسلامی بہائی تھی مگر مسلمانون کی بدگوئی و مخبری کو وہ اپنی معاش کا ذریعہ سمجھتے تھے یا فروعی مخالفت مذہبی کے سبب وہ اس گروہ کی بدگوئی کو اپنا دین خیال کرتے تھے) بعض اعیان ملک و ارکان سلطنت کو یہ سمجہایا کہ یہہ لوگ اپنے درسون اور مجلسون مین گورنمنٹ کے مخالف امور بیان کرتے ہین - اور اپنی دلونمین گورنمنٹ کا بغض رکھتے ہین اور اپنی خلوتون مین گورنمنٹ کے حق مین بددعا کرتے ہین علی ہذا القیاس - جسکا نتیجہ ایک مدت کی بعد یہ ظاہر ہوا کہ یہ فرقہ عموماً متعصب سمجہا گیا اور عام عہدہ داران گورنمنٹ مین جو اس فرقہ کے اصول مذہب سے آشنا نہ تھے یہ فرقہ بدخواہ سلطنت خیال کیا گیا - وبناءً علیہ انکی مجلسون اور خلوتون کی نگرانی شروع ہوئی - اور انکی قومی اور مذہبی کامون مین کس و ناکس کیطرف سے مزاحمت ہونے لگی - اپنے اسلامی بہائیون کے (جو صرف بعض فروعات مین انکے مخالف تھے) ہاتھون سے وہ تکالیف پانے لگے - عدالتون مین گئے تو وہان سے اسی اتہام بیجا کے سبب بلا حقرسی واپس آئے - پھر تو ان سے درس صحیح بخاری چھوٹنے اور وظیفہ یا حی یا قیوم بھولنے لگا اور انکی مذہبی ترقی کا بھی تنزل ہو گیا -

انکا اور انکے حریفون کا یہ حال دیکھکر اس قوم کے خادم و وکیل اڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو یہہ تعجب انگیز خیال پیدا ہوا کہ ہندوستان کے تمام طبقات رعایا سے صرف ایک یہی فرقہ "اہلحدیث" ہے جو اس سلطنت کے زیر سایہ رہنے کو بلحاظ امن و آزادی مذہبی اسلامی سلطنتون کے زیر سایہ رہنے سے بھی بہتر جانتا ہے* کیونکہ اس فرقہ کو بجز اس سلطنت کے کسی اور سلطنت مین (اسلامی کیون نہو)

* اسکی تصدیق گورنمنٹ کو اہلحدیث کی اس درخواست سے ہو سکتی ہے جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۶ مین شائع ہوئی ہے اور وہ بواسطہ گورنمنٹ ممالک مغربی شمالی و اودھ سابق وائسرائی لارڈ ڈفرن کے حضور مین پیش ہو چکی ہے (دیکھو یادداشت دفتر گورنمنٹ مغربی شمالی و اودھ [illegible]

پوری آزادی حاصل نہین ہی۔ بانیہمہ یہی فرقہ بدخواہ سلطنت متصور ہو تو کمال تعجب کا محل ہی اور ان
ابیات کا مصداق ہے ور دہر ہو من بگر دانیہم کافر الخ۔ پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز الخ۔
اور اسپر اکابر فرقہ اہلحدیث کا ساکت ہو رہنا اور اس اتہام کا قولاً و عملاً جواب پیش نکرنا اور بھی تعجب و بکمال افسوس کا محل ہی
اس خیال سے اُسنے اپنی خواب غفلت مین سونیوالی قوم کو جگایا۔ اور ان اصول صحیحہ کیطرف توجہ دلانا شروع
کیا۔ اور اُدہر اپنی مہربان گورنمنٹ سے (جسکے شاہانہ فیض و مربیانہ عاطفت کا دروازہ تمام وفادار
رعایا کے لئے یکسان کھلا ہی) ارتباط اور ارکان سلطنت سے رابطہ ملاقات پیدا کیا۔ قوم کے
وفادارانہ و مطیعانہ خیالات کو گورنمنٹ تک پہنچایا اور گورنمنٹ کی نظر عنایت شاہانہ کو قوم کیطرف
متوجہ کیا۔ اور اسباب مین متعدد مضامین اشاعۃ السنہ مین درج کئے (جو وقتاً فوقتاً قوم اور گورنمنٹ
مین عزت و اعتبار کی نظر سے دیکھے گئے)۔ انہی مضامین کے سلسلہ مین بلکہ ان مضامین کا نتیجہ و لازمہ
[illegible] مضامین
[illegible]
بلا ضرورت و خالی از فایدہ ہین ہاں انکا فایدہ و ضرورت صرف مذہبی مسایل کی اشاعت کیضرورت سے بڑھکر ہی
اس تمہید کو پڑھکر امید ہی ہماری اخوان اہلحدیث خصوصاً ان کی اکابر و رہبر اس ضرورت کا بڑھ کر ہونا
تسلیم کرینگی۔ بلکہ خود بھی اشاعۃ السنہ کی تقلید اختیار کرکے جا بجا اسی قسم کی کارروائیان شروع کر دینگی۔
واعظین و مدرسین اپنی مجالس وعظ و درس مین اور مصنفین اپنی کتب و رسایل مین اس قسم کے مضامین شایع
کرینگے اور قولاً و عملاً گورنمنٹ پر اپنے سچے اور وفادارانہ خیالات ظاہر کرنے مین سرگرمی سے کوششین
کرینگے اور تمام لوکل گورنمنٹون اور مقامی حکام وقت سے تعارف و روشناسی پیدا کر کے اپنی قوم کے
حالات و مطیعانہ خیالات سے زبانی بھی انکو آگاہ کرین گے تب وہ آزادی سے اور بلا
مزاحمت غیر اپنی مذہبی خیالات کی اشاعت پر پوری قادر ہون گے اور قومی ترقی کا حصہ پا سکینگے۔
ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے قوم کی مذہبی و عام خیالات کو گورنمنٹ پر ظاہر کر دیا جسکا نتیجہ بھی عمدہ ظاہر ہو چکا جو ناظرین کو
ملاحظہ نمبر ۔ سے معلوم ہوگا مگر وہ تمام مقامی حالات قوم کو گورنمنٹ پر ظاہر نہین کر سکتا یہ انہی لوگون کا منصب ہے جو مقامی
مقتدا ہین وہ بھی راہ ہادی اب اسطرف متوجہ ہون صرف درس و تدریس و باہمی مناظرات و مباحثات مین اپنی اوقات و تصانیف کو

* اسکی تصدیق ناظرین کو اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ خصوصاً جلد ۸ کے نمبر ۱۱ وغیرہ کے اور گورنمنٹ کو مراسلت گورنمنٹ
پنجاب مورخہ ۲۳ مئی ۱۸۸۵ء نمبر ۰ کے ملاحظہ سے بخوبی ہو سکتی ہے۔

ہفتم ہشتم نہم   نمبر جلد ہشتم

فرقہ اہل حدیث

اور

گورنمنٹ

بحمد اللہ ہر آنچیز کہ خاطر میخواست   آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۹ مین جس مژدہ کی طرف اشارہ ہوا تھا وہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۸ء کو جلوہ پذیر ہوا اور گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے حکم نافذ ہوا کہ سرکاری کاغذات مین لفظ " وہابی " کی استعمال کو مسدود کیا جائے ٭

اس حکم کی وجہ اور تفصیلی کیفیت یہ ہے کہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۸ مین ایک مضمون [illegible] عنوان [illegible] اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض "

اس مضمون مین اولاً یہ ثابت کیا گیا تھا کہ لفظ وہابی ایسے دو بُرے معنون مین مستعمل ہے جنسے گروہ اہلحدیث کی برارت و نفرت ثابت ہے۔ اس کے بعد یہ لکھا گیا تھا کہ لہذا اہلحدیث اپنے حق مین اس لفظ کی استعمال جائز نہین جانتے۔ اور اسکو لایبل لفظ خیال کرتے ہین۔ جیسا کہ مومن لفظ کافر کو یا مسلمان لفظ حلال خور کو اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور خواص ملک سے وہ اصرار کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہین۔ کہ وہ اس لفظ سے اس گروہ کو مخاطب نکیا کرین۔ خصوصیت کے ساتھ اُن کو مخاطب کرنا ہو تو لفظ "اہلحدیث" سے جو انکا پُرانا خطاب ہے چنانچہ مضمون "اہلحدیث قدیم ہین یا جدید" جو اسی مضمون کے بعد درج رسالہ ہے مخاطب کیا کرین۔ ہرچند ہماری مہربان گورنمنٹ (جسکو گروہ اہلحدیث سے بدظنی نہین ہے اور وہ اس گروہ کو بھی ویسا ہی خیرخواہ و مطیع سلطنت سمجھتی ہے جیسا کہ اور مسلمانون کو) یہ لفظ اس گروہ کی

نسبت ان معنے کے ارادہ سے استعمال نہین کرتی - صرف اس فرقہ کے اس نام سے مشہور ہونے کے سبب یہ لفظ انکے حق مین بولتی ہے (چنانچہ گورنمنٹ پنجاب نے اپنے سرکلر* مجریہ ۲۹ - اکتوبر ۱۸۸۶ء مین اور گورنمنٹ ممالک مغرب وشمال و اودھ نے اپنی یادداشت* نمبری ۲۷۹ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۸۸۶ء مین اس امر کا اظہار کیا ہے) اور اسی طور پر بعض خواص ملک (جنکو گروہ اہلحدیث سے کوئی مذہبی وغیرہ عناد نہین ہے) صرف شہرت عام کی نظر سے اس لفظ کو ان کے حق مین استعمال کرتے ہین - ولیکن چونکہ یہ لفظ ایک مدت سے برے معنے مین مشہور ہو چکا ہے اور جہان کہین گورنمنٹ کی تحریرات و احکام مین اس گروہ کے مخالفین اس گروہ کی نسبت یہ لفظ مستعمل دیکھتے ہین - وہان اس لفظ کے یہی معنے وہ لوگ مراد قرار دیتے ہین (گو گورنمنٹ کے ارادہ مین وہ معنے نہون) اور انہی لوگون کی تقلید و پیروی بعض افسران گورنمنٹ (جو گورنمنٹ کے اصول و پالسی کا لحاظ نہین کرتے) اختیار کرکے اس فرقہ کو اس لفظ سے یاد کرتے اور حقارت سے دیکھتے ہین - لہذا یہ فرقہ گورنمنٹ کا دلی خیر خواہ گورنمنٹ سے اس درخواست کرنے کی جرات کرتا ہے - کہ گورنمنٹ اپنی خیر خواہ رعایا کی نسبت ایسے لفظ کا استعمال جسکو فسادپسند و بدنیت لوگ برے معنے پر حمل کرتے ہین قطعاً ترک کرے - بلکہ اس مضمون کا سرکلر مشتہر و متداول کردے کہ سرکاری احکام و تحریرات مین اس خیر خواہ فرقہ کی نسبت یہ لفظ قطعاً تحریر مین نہ آوے - اور اس فرقہ کو خصوصیت کے ساتھ مخاطب کرنا ہو تو بلفظ اہلحدیث (جو انکا پرانا خطاب ہے اور بجز اسکے وہ اپنا قومی خطاب اور کوئی پسند نہین کرتے) مخاطب کیا کرین" اس مضمون کی انگریزی و اردو مین خوب اشاعت ہوئی - اور اسکی انگریزی کاپی گورنمنٹ

* یہ تحریرات بعینہا رسالہ انگریزی نمبر (۱) مین - اور ان کا ترجمہ رسالہ اردو نمبر (۱۰) جلد ۸ مین منقول ہین ٭

پنجاب مین پیش کرکے یہ درخواست کی گئی کہ گورنمنٹ پنجاب خود بھی اس مضمون کیطرف توجہ فرمائے اور گورنمنٹ ہند کو بھی اسکی طرف توجہ دلائے ✤

اس درخواست کو ہمارے رحمدل اور فیاض **لفٹنٹ گورنر** پنجاب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر بالقابہ نے معرض قبول مین جگہ دی اور بڑے زور کے ساتھ گورنمنٹ ہند کی خدمت مین اسکی قبولیت کے لئے سفارش کی ✤

مسلمانون کے حال پر رحم فرما ہر دلعزیز ویسرائے و **گورنر جنرل** لارڈ ڈفرن بالقابہ نے بھی سر چارلس ایچیسن صاحب بالقابہ کی رائے رزین سے اتفاق رائے ظاہر فرمایا اور سرکاری کاغذات مین اس لفظ کی استعمال سے ممانعت کا حکم دیا

اس حکم ممانعت استعمال لفظ "وہابی" کے ساتھ یہہ بھی **احتمال** تھا کہ اس فرقہ کو بجائے لفظ وہابی کے لفظ غیر مقلد سے خطاب کیا جاتا اور اس کتاب مین اس گروہ کے بعض مہذب مخالفون یا ناواقفون کے خیال و مقال پر (جو اس گروہ کو لفظ **غیر** مقلد سے یاد کرتے ہین) اعتماد کیا جاتا - اس **احتمال** و خیال کی **مدافعت** کے لئے گروہ اہلحدیث کے وکیل خاکسار اڈیٹر نے مقام شملہ سے ایک استہشاد جاری کیا جسکا مضمون یہ تھا ✤

"جو لوگ ہماری درخواست مندرجہ نمبر ۹ جلد ۸ سے متفق ہین اور وہ اپنا مذہبی خطاب "اہلحدیث" پسند کرتے ہین - اور بجائے "اہلحدیث" "وہابی" یا "غیر مقلد" کہلانیکو برا جانتے ہین وہ اس مضمون کی ایک سطر اس استہشاد پر تحریر کرکے اسپر اپنا دستخط ثبت کرین"

اس **استہشاد** پر اہلحدیث مختلف صوبجات ہندوستان پنجاب - ممالک مغرب و شمال و اودھ - بمبئی - مدراس - بنگال ممالک متوسط) کے تین ہزار ایک سو چھتیس ۳۱۳۶ اعیان و اشخاص نے یہ ظاہر کیا کہ ہم لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا جانتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو

گورنمنٹ ہمکو اس لفظ کے ساتھ مخاطب کرنے سے بھی معاف رکھے اور ہم کو بجز "اہلحدیث" کسی لفظ سے مخاطب نکرے *

ان اشتہار کو بھی جنپر ان اشخاص کے دستخط ثبت تھے اس درخواست کی تائید مین گورنمنٹ مین پیش کیا گیا اور علاوہ بران اشاعۃ السنۃ کی پچھلی جلدون اور تصانیف آنرایبل سید احمد خان سے تہذیب الاخلاق اور جواب رسالہ ڈاکٹر ہنٹر کو جنمین یہ بیان ہے کہ اہلحدیث لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا سمجھتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو - اور اس گروہ کا قدیمی خطاب اہلحدیث ہے اور ایک **فتوی علماء** حنفیہ زمانہ حال کو جس مین بحوالہ معتبرات مذہب حنفیہ یہہ تصریح ہے کہ اہلحدیث قدیم زمانے مین اور یہ خطاب ان کے لئے ہمارے فقہاء مذاہب نے تسلیم کیا ہے - اور اپنی پرانی کتب مذاہب مین ان کے حق مین استعمال فرمایا ہے" گورنمنٹ مین پیش کیا گیا جسکا اثر و نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ گورنمنٹ کے نزدیک لفظ "غیر مقلد" بھی ویسا ہی دل آزار سمجھا گیا جیسا کہ لفظ "وہابی" سمجھا گیا تھا - اور اس گروہ کو اسکے استعمال سے بھی معاف رکھا گیا *

یہ امر گورنمنٹ پر ثابت نہ کیا جاتا تو گمان غالب تھا کہ اس فرقہ کا نام غیر مقلد قرار پاتا جو انکی دل آزاری کا باعث تھا *

رہا یہ امر کہ گورنمنٹ نے اس فرقہ کا خطاب "**اہلحدیث**" کیون مقرر کیا (جیسا کہ اس مضمون مین درخواست کیا گیا تھا) اسکی وجہ (جو سکرٹریان گورنمنٹ ھند و گورنمنٹ پنجاب کی زبانی تقریرون اور ان کے نیم سرکاری تحریرون مین بیان ہوئی ہے) یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس امر کو مذہبی معاملہ سمجھا اور اس کا تصفیہ خود ہمارے (اہل اسلام کے) ہی سپرد کیا اور یہ قرار دیا کہ جس خطاب سے یہ فرقہ اپنے آپکو مخاطب کریگا اور دوسری اسلامی فرقون مین وہ خطاب مسلم ہوگا اسی خطاب کے ساتھ گورنمنٹ

کی طرف سے انکو مخاطب کیا جائے گا - چنانچہ اے پی مکڈانل سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ اپنی نیم سرکاری چٹھی مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۶ع موسومہ خاکسار (ایڈیٹر اشاعۃ السنتہ) مین تحریر فرماتے ہین ٭

"جس معاملہ سے آپکو تعلق ہے اسمین کامل غور و تعمق کرنے کے بعد گورنمنٹ ہند نے باتفاق رائے گورنمنٹ پنجاب یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ لفظ وہابی کا استعمال موقوف کیا جاوے"

"گورنر جنرل باجلاس کونسل لفظ "اہلحدیث" یا غیر مقلد مقرر نہین کر سکتے"

× × × آپ فوراً سمجھ جائینگے کہ چونکہ گورنمنٹ مذہبی معاملات مین بالکل خاموش رہتی ہے لہذا اس پالیسی کے لحاظ سے گورنمنٹ اور کچھ نہین کر سکتی - × × ×

اگر کوئی اور مناسب خطاب عام طور پر قبول [illegible] گورنمنٹ [illegible] منظور شدہ خطاب کے استعمال کے متعلق اہل اسلام کی خواہشون پر تائید کی نظر سے غور کریگی"

اسی کے قریب قریب ہے جو مسٹر میکنزی والس صاحب پرائیوٹ سکرٹری گورنر جنرل اور مسٹر ڈیورنڈ صاحب سی ایس آئی فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند اور مسٹر ٹینگ صاحب جنرل سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے متعدد وقتون مین عند الملاقات خاکسار کو دوستانہ طور پر زبانی ارشاد فرمایا اور یقین دلایا تھا اور یہی امر ہمکو بعد غور و تامل حق و قریب انصاف معلوم ہوا اور بقول ہمارے مہربان دوست اے پی مکڈانل ہمکو بخوبی سمجھ مین آگیا کہ بے شک گورنمنٹ کی طرف سے کوئی خطاب مقرر ہونا دوسرے فرقون کے اعتراض کا موجب ہوگا - ہم خود جو خطاب اپنے لئے مقرر کرینگے اور ہمارے دوسرے اسلامی بھائی اس خطاب کو عموماً تسلیم کر لینگے تو گورنمنٹ کو اس خطاب کے تسلیم کرنے مین کوئی عذر نہوگا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا جب ہم نے اشاعۃ السنتہ نمبر ۴ و ۵ جلد ۹ مین ایک مضمون اس عنوان کا

کہ اہلحدیث کا خطاب "اہلحدیث" پرانا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزاری کا موجب نہین ہوسکتا شائع کیا (جسمین ۳۳ کتب معتبرہ فقہ سے اس مضمون کا ثبوت پیش کیا گیا تھا) اور وہ مضمون عموماً اہل اسلام مین تسلیم کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اور بجز ایک دو ہمعصرون کے جنکو اس فرقہ سے نیچرل عناد ہے کسی نے اسپر اعتراض نہ کیا اور جب گورنمنٹ کی طرف سے ہماری درخواست کا افیشل جواب وصول ہوا تو اس جواب کو عام اہل اسلام ہمعصرون نے اپنی اخبارون مین پرزور ریمارکون اور تائیدون کے ساتھ شایع و مشتہر کیا اور ان ریمارکون مین اس فرقہ کو اسی خطاب "اہلحدیث" سے مخاطب فرمایا اور اسپر پبلک اہل اسلام کا اتفاق ظاہر ہوا (چنانچہ ان اخبارون کے ریمارکون سے جو منقول [illegible] ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگا) اور یہ امر گورنمنٹ پنجاب کو معلوم ہوا تو اس موقع جشن جیوبلی پر گورنمنٹ نے اپنی تحریرون اور کاغذون مین اس فرقہ کو اسی نام "اہلحدیث" سے مخاطب کیا +

چٹھی پرائیوٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مین جو بجواب اس درخواست اہلحدیث کے کہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر اہلحدیث کی دعوت جیوبلی مین شامل ہونے سے عزت بخشین اور ان کی طرف سے ایڈریس مبارکباد لینا منظور فرماوین وکیل اہلحدیث اڈیٹر اشاعۃ السنۃ کے نام موصول ہوئی ہے ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے اس فرقہ کو اسی خطاب اہلحدیث سے مخاطب فرمایا ہے **درباری ٹکٹ** جو ڈیپوٹیشن **اہلحدیث** کے شامل دربار ہونے کے لئے گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے وصول ہوا اسمین بھی اہلحدیث کے خطاب سے اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرمایا ہے۔ عین **دربار گورنری مین** (جبکہ اہلحدیث کا ڈیپوٹیشن پیش ہوا سکرٹری گورنمنٹ نے اسی خطاب سے اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرماکر

پیش* کیا۔ اس کارروائی گورنمنٹ سے ہمکو اور بھی یقین ہوا کہ گورنمنٹ کا اس گروہ کے لئے خطاب "اہلحدیث" از خود مقرر نکرنا اور اس تقرری خطاب کو اہل اسلام ہی کے سپرد کرنا عین مصلحت و قرین صواب تھا جسکا نتیجہ ناقابل اعتراض و بحق اہلحدیث نہایت مفید ظاہر ہوا۔

لہذا فرقہ اہلحدیث گورنمنٹ کے اس حکم سے اپنی کامل حقرسی کا معترف ہے اور اپنے ہر دلعزیز اور مسلمانون کے خیر خواہ والیسرائے لارڈ ڈفرن اور اپنے پیارے رحمدل اور فیاض لفٹنٹ گورنر سر چارلس ایچیسن کا تہ دل سے شکر گذار ہے اور بعوض و شکریہ اس احسان اور احسانات سابقہ گورنمنٹ کے (جو بشمول دیگر رعایا خصوصاً اہل اسلام اس فرقہ پر مبذول ہین) علی الخصوص [illegible] آزادی مذہب کے [illegible] سے یہ فرقہ عام اہل اسلام سے بڑھکر ایک خصوصیت کے ساتھ فائدہ اٹھا رہا ہے) اہلحدیث لاہور نے جشن جوبلی کی تقریب پر کمال مسرت ظاہر کی۔ اور قیصرہ ہند کی پنجاہ سالہ حکومت کی خوشی مین اہل اسلام کی مکلف ضیافت کی جسمین رؤسا۔ شرفا۔ علما و عام اہل اسلام رونق افروز ہوئے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل کی وسیع کوٹھی کے دو کمرے رئیسون وغیرہ خواص کے لئے مخصوص تھے باقی سات کمرے عوام اہل اسلام کے لئے مقرر تھے اور کھانا سب کے آگے امیر تھے خواہ فقیر۔ رئیس تھے خواہ غیر رئیس یکسان پلاؤ۔ زردہ۔ قورما پیش کیا گیا۔

۸ بجے صبح سے ٹھیک ۱۲ بجے تک ان صاحبون کو کھانا کھلایا گیا جنکو ٹکٹون کے ذریعہ سے بلایا گیا تھا۔ اسکے بعد چار بجے تک عام اہل اسلام مساکین و فقرا کو کھانا کھلایا گیا۔ آخری جماعت کو کچھ نقد بھی ملا۔

انجمن اسلامیہ کے کل ممبر جسمین نواب نوازش علی خان صاحب بہادر

* ایسا ہی اور چٹھیات گورنمنٹ مین جو خاکسار کے نام موصول ہوئی ہین خطاب اہلحدیث مرقوم ہے۔
وسط مارچ [illegible] کو لفٹنٹ گورنر سے خاکسار کی ملاقات ہوئی تو حضور ممدوح نے ازراہ لطف زبانی بھی فرمایا کہ ہمنے آپکو (یعنی اس فرقہ کو) اہلحدیث کا خطاب عطا کیا ہے جسکا خاکسار نے بڑے ادب سے شکریہ ادا کیا۔

سی - آئی - ای لالیف پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ اور خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ لاہور - نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس اعظم لاہور - اور خان بہادر سید عالم شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر وشکریہ ہین) اور انجمن حمایت اسلام کے کل ممبر اور انجمن ہمدردی اسلامی کے کل ممبر اور شہر کے علما اور دفترون اور کچہریون کے ملازم اس دعوت مین شامل ہوکر عزت افزائے جماعت اہلحدیث تھے اور جو صاحب ممبران انجمن ہمدردی یا انجمن اسلامی سے تشریف نہین لاسکے وہ اسوقت سرکاری کامون کے انتظام مین مصروف تھے - اُنہون نے اپنی جگہ اپنے عزیزون اور وکیلون کو بہیجا اور بعض حضرات نے ازراہ کمال عنایت اپنی عدم تشریف آوری پر عذر فرمایا - (ان کا خصوصیت کے ساتھ [illegible] عالیجناب نواب عبد المجید خان صاحب بہادر سی ایس - آئی (جو عذر بیماری کے سبب تشریف نہین لاسکے) اور جناب نقیر سید جمال الدین صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور جناب شیخ سندھے خانصاحب آنریری مجسٹریٹ لاہور ہین) ان حضرات کے عذر کو جماعت اہلحدیث انکی تشریف آوری کی جگہ سمجھتی ہے اور ان حضرات کی دل سے شکرگذار ہے تعداد اہل دعوت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہین ہوسکا مگر عام ناظرین وحاضرین کے قیاس مین سات آٹھ ہزار اشخاص کا مجمع تھا ✦

ہز آنرز لفٹنٹ گورنر پنجاب سے بھی معہ انکے سکرٹریون اور مصاحبون کے اس دعوت مین شامل ہونے کی درخواست کی گئی تھی - مگر ہز آنرز نے اظہار مسرت وممنونی کے بعد افسوس کے ساتھ یہ عذر تحریر فرمایا کہ ۱۶ تاریخ کو انکے اوقات تقسیم ہوچکے ہین لہذا اب حضور ممدوح قبولیت دعوت کا کوئی انتظام نہین فرماسکتے ✦

اس دعوت کے مقام (مولوی آلہی بخش کی کوٹھی) کے عین دروازہ کے سامنے سے

رات کے وقت ملاحظہ روشنی کے لئے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا گذر کرنا مقرر تھا اس جگہ اہلحدیث نے ایک بلند اور وسیع دروازہ بنایا جسپر سُنہری حرفون مین ایک طرف انگریزی مین یہ کلمات دعائیہ مرقوم تھے

The Ahl-i-hadis wish empress a long life.

ترجمہ اہلحدیث چاہتے ہین کہ قیصر ہند کی عمر دراز ہو

دوسری طرف لاجوردی رنگ سے یہ بیت اردو سے

دل سے ہے یہ دعائے اہلحدیث جشن جوبلی مبارک ہو

اس دروازہ سے لفٹنٹ گورنر اور ان کے مصاحبون اور رئیسون کی سواریون کا گذر ہوا تو سب کی نگاہین ان کلمات دعائیہ کی طرف (جو لیمپ جھاڑ اور مہتابیون کی روشنی سے [illegible] اکثر کی زبان سے کلمہ "اہلحدیث" جاری تھا *

اسی خوشی و مسرت و عقیدت سلطنت کے اظہار کے لئے اسی رات دس بجے اہل پنجاب کی مختلف سوسائٹیون کے ایڈریس مبارکباد پیش ہوئے - ان مین سوین نمبر پر اہلحدیث کا ایڈریس جسکی نقل حاشیہ* مین ہے بذریعہ ڈیپوٹیشن پیش ہوا

* وہ یہہ ہے ایڈریس گروہ مسلمانان اہلحدیث

بحضور فیضگنجور کوئین وکٹوریہ ملکہ گریٹ برٹن و قیصرہ ہند بارک اللہ فی سلطنتہا

ہم ممبران گروہ اہلحدیث اپنے گروہ کے کل اشخاص کی طرف سے حضور والا کی خدمت عالی مین جشن جوبلی کی دلی مسرت سے مبارکباد عرض کرتے ہین *

(۲) برٹش رعایاے ہند مین سے کوئی فرقہ ایسا نہو گا جس کے دل مین اس مبارک تقریب کی مسرت جوش زن نہوگی - اور اسکے بال بال سے صدای مبارکباد نہ اُٹھتی ہوگی - مگر خاصکر فرقہ اہل اسلام جس کو سلطنت کی اطاعت اور فرمانروائی

اس ایڈریس پر مختلف اضلاع ہندوستان و پنجاب بمبئی مدراس و بنگال وغیرہ اعیان اہلحدیث کے دستخط ثبت تھے پر ڈیپوٹیشن مین صرف چھ اشخاص دربار گورنری مین حاضر ہوئے۔ خاکسار اڈیٹر اشاعۃ السنۃ وکیل اہلحدیث۔ مولانا حفیظ اللہ خان صاحب واعظ دہلی جو اسی غرض شمولیت ڈیپوٹیشن سے عین ۱۶ تاریخ کو دہلی سے

وقت کی عقیدت اسکا مقدس مذہب سکھاتا اور اُسکو ایک فرض مذہبی قرار دیتا ہے اس اظہار مسرت اور اداے مبارکباد مین دیگر مذاہب کی رعایا سے پیشقدم ہے علی الخصوص گروہ اہلحدیث منجملہ اہل اسلام اس اظہار مسرت و عقیدت اور دعاے برکت مین چند قدم اور بھی سبقت رکھتا ہے۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ جن برکتون اور نعمتون کی وجہ سے یہ ملک تاج برطانیہ کا حلقہ بگوش ہو رہا ہے از انجملہ ایک [illegible] مذہبی آزادی [illegible] یہ گروہ ایک خصوصیت کے ساتھ اپنا نصیبہ اٹھا رہا ہے +

(۲) وہ خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہبی آزادی اس گروہ کو خاصکر اسی سلطنت مین حاصل ہے۔ بخلاف دوسرے اسلامی فرقون کے کہ اُن کو اور اسلامی سلطنتون مین بھی یہ آزادی حاصل ہے۔ اس خصوصیت سے یقین ہو سکتا ہے کہ اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام و استحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارکباد کی صدائین زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہین +

اہلحدیث پر [illegible] سلوک بہ نسبت [illegible]

ہم بڑے جوش سے دعا مانگتے ہین کہ خداوند تعالے حضور والا کی حکومت کو اور بڑھائے اور تا دیر حضور والا کا نگہبان رہے۔ تا کہ حضور والا کی رعایا کے تمام لوگ حضور کی وسیع حکومت مین امن اور تہذیب کی برکتون سے فائدہ اُٹھائین +

تشریف لائے تھے۔ مولوی احمد اللہ صاحب رئیس و پیشوائے اہلحدیث امرتسر۔ ڈپٹی قادر بخش خان صاحب پنشنر آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور۔ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ مولوی برکت علی صاحب وکیل لاہور۔ اس مسرت و اظہار عقیدت کا تازہ سبب و محرک گورنمنٹ کا وہی احسان ہی جو فرقہ اہلحدیث پر تازہ دم مبذول ہوا ہے۔

اس موقع پر گروہ اہلحدیث نے جسقدر احسان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور اپنی عقیدت و محبت سلطنت کا اظہار کیا اسیقدر انکے خطاب "اہلحدیث" کا خوب اشتہار ہوا اور بر طبق مصرعہ مشہورہ چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار اس اظہار مسرت مین گورنمنٹ کا حق بھی ادا ہوا اور اسکی وفادار رعایا اہلحدیث کا مطلب بھی نکلا*

جماعت اہلحدیث [illegible] مجمع عام اہل اسلام مین بھی

*اس مجمع عام اہل اسلام کی جامع اور مہتمم اجتماع انجمن اسلامیہ لاہور تھی (جسنے خاص اس کار خیر کے لئے جوبلی سب کمیٹی مقرر کی تھی (جسکے سکرٹری ہمارے پیارے ایڈیٹر رفیق ہند تھے) اس کمیٹی نے بذریعہ ایک اعلان مطبوع کے لاہور کی سبھی سوسائٹیون (انجمن ہمدردی انجمن حمایت اسلام وغیرہ) کے ممبرون اور سبھی اسلامی فرقون اہل تشیع۔ اہل سنت (اہل حدیث۔ اہل فقہ) وغیرہ کے لوگون کو مدعو کیا تھا۔ اس مجمع مین انجمن اسلامیہ کے ممبرون نے (جنمین خصوصیت کی ساتھ خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ واجب الذکر ہین) بڑی پُرجوش اور مؤثر تقریرون سے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند کی برکتون اور آسائشون کو بیان فرمایا۔ اور حاضرین کے دلون مین دعا صحت و سلامتی قیصر ہند کے لئے تازہ جوش پیدا کیا۔

شامل تھے جو دعاء خیر وعافیت قیصر ہند کے لئے مسجد شاہی لاہور مین جوبلی کے دن ہوا تھا - ایسا ہی ہندوستان کے دوسرے شہرون (دہلی - نصیر آباد ضلع اجمیر وغیرہ) مین اس دعا کے لئے ان کا اجتماع ہوا *

اس شکریہ ومسرت کے علاوہ اہلحدیث لاہور کے ایک جلسہ عام مین جسمین دوسری اسلامی فرقون کے لوگ بھی کثرت سے شامل تھے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ اس احسان کا جو تازہ دم فرقہ اہلحدیث پر ہوا ہے خصوصیت کے ساتھ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن اور ہز آنرز سر چارلس ایچیسن کا شکریہ بھی ادا ہونا چاہیے - بنا بر علیہ یہ قرار پایا کہ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن کا شکریہ بذریعہ ایک میموریل کے جپر اہلحدیث وغیرہ اعیان کل ہندوستان وپنجاب کے دستخط ثبت ہون ادا کیا جائے - اور ہز آنرز چارلس

اسی طرح انجمن اسلامیہ نے مسجد شاہی لاہور [illegible] شمار فقرا و مساکین کو مکلف کھانا دیا - اور اپنی قیصرہ مہربان کا مالی شکریہ بھی ادا کیا *

انجمن اسلامیہ ہمیشہ ایسے کامون مین سبقت کیا کرتی ہے اور دوسری فرقون اور سوسائٹیون کی اوستاد رہنما ہے - کیون نہو وہ خود سابق الوجود ہے - اسکے بانی مبانی سکرٹری پریزیڈنٹ وغیرہ اعیان سابق ہین *

خدا تعالے اس انجمن اور اسکی برکت کو قایم رکھے اور اسکے بانیون اور معاونون کی ہمتون مین اور برکت دے *

بقیہ حاشیہ

* نصیر آباد ضلع اجمیر مین باجازت کرنیل اے ڈبلیو رابرٹس صاحب مجسٹریٹ چھاونی نصیر آباد پریڈ مین اہلحدیث کا بڑا مجمع ہوا جسکے صدر نشین مولوی محمد صدیق صاحب ساکن میرٹھ تھے اس مجمع مین ۱۰ بجے سے ۳ بجے تک وعظ ونصیحت وخیر خیرات ہوتی رہی - اور حضور ملکہ قیصرہ ہند کی عمر واقبال کے لئے جناب باری مین دعا کی گئی * (دیکھو راجپوتانہ گزٹ اجمیر مطبوعہ ۱۲ فروری ۱۸۸۷ع)

ایچپین کا شکریہ بذریعہ ایڈریس ادا ہو جسکو اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام پنجاب کا ڈیپوٹیشن حضور ممدوح کیخدمت مین پیش کرے ٭

اِس میموریل اور ایڈریس کے مسودہ اس رسالہ کے ساتھ ناظرین کے پاس پہنچین تو میموریل کی تائید و تصدیق مین ایک عمدہ فلسکیپ کاغذ پر یہ ایک سطر کہ "ہم وفادار رعایا سکنائے فلان شہر اس میموریل اہلحدیث کے مضمون سے دلی اتفاق رکھتے ہین" تحریر کر کے کل ہندوستان کے اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام (جو مضمون میموریل سے متفق ہون) اپنی اپنی قلمون سے دستخط واضح بہ تفصیل خطاب ثبت کرین ٭

اور ایڈریس کی تائید مین ویسی ہی کاغذ پر اُسی مضمون کی ایک سطر لکھکر صرف پنجاب کے اہیان دستخط ثبت کرین اور ان سب دستخط شدہ کاغذون کو اپنے وکیل ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کے پاس [illegible] واپس ارسال کرین ٭

ان دستخط شدہ کاغذات کو بشمول میموریل و ایڈریس جو مطلا کاغذ پر ارقام ہونگے حضور گورنر جنرل اور نواب لفٹنٹ گورنر کی خدمت مین پیش کیا جائے گا

اب ہم ان چٹھیات گورنمنٹ کو جن مین دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال سے منع کیا گیا ہے نقل کرتے ہین اور ان کے ذیل مین اہل اخبارات کے ان ریمارکون کو جن مین اس حکم گورنمنٹ کی تائید اور اس فرقہ کے حق مین خطاب "اہلحدیث" کی تسلیم و تصدیق پائی جاتی ہے نقل کرینگے اسکے بعد چٹھی پرائیوٹ سکرٹری لفٹنٹ گورنر پنجاب کو جسمین اہل اسلام کے تسلیم خطاب "اہلحدیث" کے مطابق گورنمنٹ پنجاب نے اس فرقہ کو اس لفظ سے مخاطب کیا ہے معرض نقل مین لائین گے

اخیر مین ان سرکاری اور ملکی تحریرون کے نتیجہ سے اپنے عینی اور

علاقتی اخوان اہل اسلام کو آگاہ کرین گے +

ترجمہ چٹھی گورنمنٹ پنجاب

نمبر ۱۳۷

منجانب ڈبلیو ایم ینگ صاحب بہادر
سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بخدمت مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب اڈیٹر اشاعۃ السنۃ

لاہور مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ع

جناب من

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۹۵ ۱مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۸۶ع جسمین آپ نے درخواست کی تھی کہ جس قوم کی طرف سے وکیل ہونے کا آپ دعوے کرتے ہین اسکی نسبت لفظ وہابی کا استعمال سرکاری احکام مین منع کیا جائے ۔ مجھے حکم ہوا ہے کہ مین آپکی خدمت مین نقل چٹھی نمبری ۵۰۸ ۷ ۱مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ع ارسال کرون جو قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ) کی طرف سے آئی ہے اور اس مین حکم دیا گیا ہے کہ سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال بند کیا جائے +

(۲) آپ کی چٹھی نمبری ۷۴۴۵ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۸۶ع کے ساتھ جو کتابین آئی تھین معہ ان استشہادات کے جن پر دستخط ثبت تھے (جو آپ نے مہربانی کرکے اپنی چٹھی ہاے مابعد کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے ارسال کئے تھے) ان کو واپس بھیجتا ہون +

مین ہون جناب

آپکا نہایت فرمان بردار خادم

ایچ۔ ماڈ

ازطرف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

نقل چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء

ازجانب قائمقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ)

بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۰۴۴ مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء کے مجھے حکم ہوا ہے کہ مین آپکو اطلاع دون کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنا اتفاق [illegible] پریس ایجیین سے اس بارہ مین ظاہر فرماتے ہین کہ لفظ "وہابی" کا استعمال سرکاری کاغذات مین مسدود کیا جائے *

اخبارون کے ریمارک

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۸ء

گذشتہ پرچہ مین جو مضمون ہم نے اسبارہ مین درج اخبار کیا تھا اُسمین بہت توضیح کی ساتھ یہ امر ظاہر کیا گیا تھا کہ جس حال مین "وہابی" کا لفظ وہ فرقہ اپنے لیئے دل آزار سمجھتا ہے جسکی نسبت کہ وہ استعمال کیا جاتا ہے۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے اسکی نسبت سرکاری کاغذات مین قطعی طور پر استعمال نہ کرنیکے حکم کا نفاذ بلحاظ صلح کل پالیسی گورنمنٹ کے نہایت ضروری ہے۔ اب ہم بہت خوش ہین کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل کے ہان سے اس امر کی نسبت قطعی احکام جاری کیئے گئے کہ "وہابی" کا

لفظ سرکاری کاغذات مین استعمال نہ کیا جائے مندرجہ ذیل سرکاری کاغذات سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے" +

اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہے اسکے بعد کہا ہے

"ہم اسبارہ مین گورنمنٹ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے تمام مسلمان بھائیون کو اس امر کیطرف توجہ دلاتے ہین کہ جب ایک غیر مذہب کی گورنمنٹ نے براہ صلح پسندی ایک اسلامی فرقہ کی نسبت اس لفظ کا استعمال کرنا پسند نہین فرمایا جو وہ فرقہ اپنی نسبت دل آزار خیال کرتا ہے تو ایسی حالت مین کمال شرم کا مقام ہوگا اگر مسلمان اپنے باہمی خیالات اتحاد کو ایسی ایسی خفیف باتون کے لحاظ سے بگاڑ بیٹھین اور کسی ایسی لفظ کا استعمال اپنے بھائیون کی نسبت کرین جس کو گورنمنٹ نے بھی اُن کی نسبت دل آزار تسلیم کرلیا ہے۔ ہم اسوقت زیادہ تر عوام کو اپنا مخاطب کرنا نہین چاہتے بلکہ اسوقت صاحبان اخبار اور دیگر مہذب ناظرین اخبار سے بڑے ادب کے ساتھ التجا کرتے ہین کہ وہ بھی اس بارہ مین گورنمنٹ کی صلح کل پالیسی کی تقلید کرین۔ اور بجائے وہابی کے ہمیشہ **اہل حدیث** کا لفظ اس فرقہ کی نسبت استعمال کیا کرین +

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۵ جنوری ۶ ۱۸۸۷ء

جو صدور حکم گورنمنٹ سے پہلے اشاعۃ السنۃ کے مضمون "اہلحدیث کا خطاب" پر کیا گیا تھا گذشتہ سال ہمنے اسبارہ مین رسالہ اشاعۃ السنۃ کے ان مضامین سے اتفاق کیا تھا۔ جن مین پبلک اور گورنمنٹ کو اس امر پر توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ فرقہ "اہلحدیث" کی نسبت وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا کرین جسکے معنے مذہبی اصطلاح مین لامذہب اور پولیٹکل اصطلاح مین**

** گورنمنٹ کی کسی تحریر مین یہ اصطلاح نہین پائی گئی۔ اس گروہ کی مخالفین مذہب نے یہ اصطلاح مقرر کی ہے۔ اور انہی کی تقلید بعض ناواقف سرکاری عہدہ دارون نے کی ہے دیکھو صفحہ ۱۹۸ نمبر ۷

باغی کہے ہین - اور کسی فرقہ کی نسبت کوئی لفظ ایسا استعمال نکرنا چاہیے جس سے اُسکا دل دکھے - اب ہم نے رسالہ اشاعۃ السنۃ مین پھر ایک مضمون اسبارہ مین دیکھا جسمین ان خیالات پر بحث تھی کہ (۱) آیا یہ لقب اہلحدیث کا ان کے لئے قدیم سے ہے یا جدید؟ اور نیز یہ کہ (۲) ان کی نسبت اس لقب کے استعمال کرنے سے یہ نتیجہ تو نہین نکلسکتا کہ دوسرے فرقے مسلمانون کے اہلحدیث نہین ہین؟ چنانچہ اول ایک مفصل عالمانہ بحث پہلے شق کے متعلق کی گئی ہے جسمین نہایت مستند کتابون کی مختلف حوالے دیکر یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ لقب **اہلحدیث** کا ان کے لئے پُرانا ہے اور دوسرے حصہ مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انکے اس لقب کے استعمال کرنے سے ہرگز یہ لازم نہین آسکتا کہ دیگر اسلامی فرقے اہل حدیث نہین ہین اور نہ اس کے استعمال سے کسی اَور فرقہ اسلام کے لوگون کا دل دکھ سکتا ہے بلکہ بلحاظ حالات موجودہ کے مسلمانون کا پورا فرض یہ ہونا چاہیے کہ اپنے کسی فرقہ کی نسبت کوئی ایسا لفظ استعمال نکرین جس سے اُنکا دل دکھے اور باہم برادرانہ اتحاد رکھین جو تمام بھلائیون کی بنیاد ہے - اس بحث کے متعلق رسالہ موصوف نے یہ نہایت عمدہ استدلال کیا ہے کہ -

اسکے بعد اس مضمون کی دلایل کا اشاعۃ السنۃ سے اقتباس کیا ہے اور اس کے بعد کہا ہے

اسقدر تذکرہ تو عام مسلمانون سے متعلق تھا لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ اس بحث مین اب گورنمنٹ کو زیادہ تر مخاطب کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ مختلف لوکل گورنمنٹون کی توجہ جب کبھی اس معاملہ پر دلائی گئی تو اُنہون نے علانیہ اس بارہ مین معذرت کی کہ اُنہون نے غلطی سے وہابی کا لفظ اس فرقہ کی نسبت لکھدیا ہے - جس سے اہلحدیث صاحبان کی دل آزاری ہوتی ہے - پس جبکہ وہابی کے لفظ کو ترک کر دینا مُسلّم ہوچکا ہے تو ہم نہین جانتے کہ بجاے اسکے اہلحدیث کا لقب استعمال کرنے مین کون سا تذبذب گورنمنٹ کو ہوسکتا ہے - کیونکہ یہہ تو ایک بدیہی بات لکھی جاچکی ہے

کہ نام اگر بامعنی ہو تو اِس سے۔ یہ دعوی نہیں ہو سکتا کہ اِس کے معنے مسمے کے سوائے کسی مین پائے نہین جاتے۔ بلکہ ہم تو یہان تک کہتے ہین کہ اگر نام بامعنی ہو اور مسمے کے اوصاف بالکل اِس نام کے مفہوم سے متناقض بھی ہون تاہم کوئی وجہ نہین ہے کہ اسکو اس نام سے پکارا نجائے جسے وہ پکارا جانا پسند کرتا ہے بشرطیکہ اس سے کوئی ضد نہو بلکہ ضد کی حالت مین بھی کوئی شریف آدمی بطور چڑ کے کوئی نام اسکے لئے پکارا جانا پسند نہ کریگا۔ مثلاً کسی مجلس کا نام خیرخواہ ہند ہو اور وہ بالکل ہندیون کی بدخواہی کر رہی ہو تاہم جب کبھی اُسکا تذکرہ کرینگے تو اسی نام سے کرینگے جو اُسنے اپنے لئے پسند کیا ہے اسی طرح کئی اخبارات ہین جنکے نام کا مفہوم اپنی تحریرون کے بالکل متناقض ہے [illegible] کوئی شخص ان کا تذکرہ کرتا ہے تو اُسکو ان کا نام اُنہی الفاظ مین لینا پڑتا ہے جو انہون نے اپنے لئے پسند کر رکھے ہین بہر حال کسی موافق یا مخالف پہلو سے ہو کر دیکھا جاوے تاہم کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ **اہلحدیث** کو ان کے ایسے لقب سے یاد فرمانے مین گورمنٹ کو کسی قسم کا تذبذب یا تامل ہو۔ رفیق ہند کا اڈیٹر خود ایک سُنت جماعت شخص[*] ہے اور اُسی **اہلحدیث**

[*] ہمارے پیارے رفیق بجائے لفظ اہلسنت حنفیہ یا اہل فقہ استعمال کرتے تو مناسب تھا۔ کیونکہ اہلحدیث خود اہلسنت ہین نہ اہل سنت کے مقابل و مخالف۔ **ایکدفعہ** پہلے **رفیق** نے اہلحدیث کے مقابلہ مین اپنے اہل سنت ہونے کا دعویٰ کیا تو اڈیٹر اخبار مشیر قیصر نے (باوجودیکہ ان کو فرقہ اہل حدیث سے قدرتی مخالفت ہے) اپنے اخبار ۶ جنوری ۱۸۹۵ء مین ہمارے رفیق پر بالفاظ ذیل اعتراض کیا ”پہر رفیق لکھتا ہے کہ ہمارے اور ان کے عقاید مین اختلاف ہے ہم سنت و جماعت ہین وہ ”اہلحدیث“ کیا خوب آپ سنت جماعت ہین تو کیا اہلحدیث سنت جماعت نہین ماشاء اللہ آجتک اڈیٹر صاحب یہہ ہی جانتے ہین کہ غیر مقلد سنت و جماعت نہین۔ واہ ری تیری معلومات“

صاحبان کے عقاید سے بہت سے امور مین اختلاف ہے مگر وہ خود اور جہان تک اسکا علم ہے قریباً تمام سمجھدار اہل سنت وجماعت صاحبان کوئی وجہ نہین دیکھتے کہ اہلحدیث یا کسی فرقہ کی نسبت بھی کوئی ایسا لقب استعمال کرین جو اس فرقہ کا دل دکھائے اور ایسے حالات مین جبکہ ہماری گورنمنٹ ایک بالکل بے لگاؤ اور نیوٹرل پالسی والی گورنمنٹ ہے توکوئی وجہ نہین ہے کہ وہ اہلحدیث صاحبان کو اس لقب سے یاد فرمانے کسی قسم کا تامل کرے جس لقب کوکہ وہ فرقہ اپنے لئے پسند کرتا ہے *

ہمکو تاحال معلوم نہین ہوا کہ گورنمنٹ کیطرف سے کوئی اعلان سرکاری کاغذات مین اس فرقہ کی نسبت اہلحدیث کا لفظ استعمال کئے جانے کی نسبت ہوا ہے یا نہین — لیکن اتنا ہم ضرور کہہ سکتے ہین کہ ایسا اعلان نہ صرف اس فرقہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا جسکی طرف سے یہ درخواست کی گئی ہے بلکہ ایسا کرنا ہر طرح سے ہماری گورنمنٹ کی [illegible] پالیسی [illegible] سے واجب اور لازمی ہے" *

اس مضمون مین جسکا ہم نے اقتباس کیا ہے رفیق نے یہ بات کہی ہے تو اسپر شحنہ ہند نے اپنی اخبار ۲۴ جنوری ۱۹۰۸ء مین یہ سوال کیا ہے کہ ہمارا معصر براہ عنایت توضیح کرے کہ اسکو اہلحدیث کے کون سے عقاید سے اختلاف ہے اور وہ کون سے عقاید ہین جو اہلحدیث نے کتاب وسنت کے خلاف اختیار کئے ہین" لہذا ہم کو اپنے پیارے رفیق طالب اتحاد وتوفیق سے امید ہے کہ اگر آیندہ وہ اپنے ایگوگروہ اہلحدیث کے مقابلہ مین ذکر کرنا چاہین گے تو اُن القاب وخطابات (حنفیہ یا اہل فقہ یا پیران مجتہدین وفقہاء) سے ذکر کرین گے جنسے ان کے ائمہ مذاہب نے اپنے تئین بمقابلہ اہل حدیث ذکر کیا ہے چنانچہ ہمارے اس مضمون مین جس کو آپ نے پسند کیا ہے اور اس پر یہہ ریمارک لکھا ہے سو اکتب معتبرات حنفیہ سے منقول ہو چکا ہے *

ریمارک رہبر ہند لاہور مطبوعہ ۲۷ جنوری ۱۸۸۷ء

ہم گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند کی دو چٹھیان چھاپتے ہین جنمین منظور کیا گیا ہے کہ آیندہ سرکاری کاغذات مین وہابی کا لفظ مسلمانون کے اس گروہ کے لئے استعمال نہ کیا جائیگا جو اس چڑتے ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ ان کو بجاے وہابی کے اہلحدیث پکارا جاے اور جبکہ گورنمنٹ نے تسلیم کر لیا ہے کہ آیندہ انکو وہابی نہ لکھا جائیگا تو سب لوگ جو نکہ چاہئے کہ انکو وہابی کہنے اور لکھنے سے محترز رہین اور گورنمنٹ نے یہ نہین ظاہر کیا کہ ان کو آیندہ کس خطاب سے پکارا جائے گا لیکن لوگونکو چاہئے کہ کوئی خطاب ان کے لئے تجویز کر لین اور ہمارے قیاس مین انکو اہل حدیث کہا کرین تو مناسب ہے فی الجملہ خط کتابت گورنمنٹ کی چھاپی جاتی ہے۔ اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہین

ریمارک پنجابی اخبار لاہور مطبوعہ ۲۹ جنوری ۱۸۸۷ء

اہل حدیث

اہلحدیث یا غیر مقلد جنکو مقلدون کے عرف عام مین وہابی کہتے ہین عقاید و اصول مین مقلدون سے بہت ملتے جلتے ہین اگر کچھ اختلاف ہے تو صرف فروعیات مین ہے۔ لیکن مقلد لوگ اس فرقہ کو عبد الوہاب نجدی سے منسوب کرتے ہین اور عجب نہین کہ ان کے حق مین کفر کا فتوی بھی دیتے ہون ہم ہرگز یہہ نہین کہہ سکتے کہ کس تحقیق کے بعد انہون نے اپنی یہ راے قائم کی ہے بلکہ یہہ اس باہمی مخالفت اور کشاکش کا نتیجہ ہے جو اکثر مذہبی مباحثون مین پیدا ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر ضروری نہین سمجھتے کہ غیر مقلد یا اہلحدیث مین اور لفظ وہابی مین فرق بیان کرین × × × × مگر ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہین کہ اہلحدیث پر وہابی کا اطلاق بالکل صحیح نہین

(اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کو نقل کر کے کہا ہے)

× × × × جب یہ قانون گورنمنٹ اوف انڈیا اور گورنمنٹ پنجاب دونو کے پیشگاہ سے پاس ہوچکا ہی تو ہمارے ہم وطنون خصوصاً فرقہ اہل اسلام کو اہلحدیث کی نسبت ایسا دل آزار لفظ تقریراً و تحریراً استعمال نکرنا چاہیے - اگر کرین گے تو ہمکو اندیشہ ہے کہ مبادا لائیبل کے مقدمہ مین جوابدہی کرنی پڑے - بہتر یہی ہے کہ عدالت کی کش مکش اور ایک معزز فرقہ کی دل آزاری سے اپنے تئین باز رکھین" *

ریمارک مندرجہ پٹیالہ اخبار مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۸ء

اس رسالہ کے اڈیٹر مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے اہلحدیث کے مفید منجملہ دیگر تجاویز کے ایک یہ تجویز بھی گورنمنٹ مین پیش کی تھی کہ فرقہ اہل حدیث کو لفظ وہابی سے مخاطب کرنا اس فرقہ کی دل آزاری کا باعث ہے - امید کہ سرکاری کاغذات مین اس فرقہ یعنی اہلحدیث کی نسبت اس لفظ (وہابی) کا استعمال نفرمایا جاوے سو گورنمنٹ نے ازراہ انصاف اور رعایا نوازی اس درخواست کو منظور فرمایا - اور حضور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل اسبارہ مین قطعی احکام صادر فرمائے کہ سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال نکیا جائے - سرکاری خط وکتابت جو اس باب مین ہوئی ہے اسکی نقل ذیل مین درج کیجاتی ہی"

(اسکے بعد نقل چٹھیات کرکے کہا ہے)

مندرجہ بالا تحاریر سے ثابت ہوگیا کہ رسالہ اشاعۃ السنۃ اور اسکے اڈیٹر کی تحریر کا گورنمنٹ کو کسقدر اعتبار ہے اور وہ تحریرین کیسی وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین -

فرقہ اہلحدیث کے تمام اکابرون اور جمیع علماء کو نواب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر صوبہ پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہیے - جنہون نے اپنی قیمتی اور عمدہ رائے کے ساتھ گورنمنٹ ہند مین اُن کی یہ درخواست پیش کی - اور باوجب حضور

لارڈ ڈفرن صاحب بہادر وایسرائے و گورنر جنرل کا شکرگذار ہونا واجبات سے ہے
جنہون نے ازراہ انصاف ان کی اس درخواست کو منظور فرمایا"

ریمارک آفتاب پنجاب لاہور مطبوعہ ۴ فروری ۱۸۸۷ء

کاغذات سرکاری مین فرقہ غیر مقلدین کو وہابیون کے نام سے لکھنا ممنوع ہو گیا ہے

اعلم العلماء و افضل الفضلاء جناب رشد مآب مولانا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی ثم اللاہوری مالک و ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور کی درخواست پر صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے بمنظوری گورنمنٹ ہند جو چٹھی جواب بنام مولوی صاحب موصوف ارسال فرمائی ہے خلاصہ اسکا ہم ذیل مین ہدیہ ناظرین کرتے ہین"

(اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کو نقل کر کے کہا ہے)

ہمارے واجب التعظیم پیشوایان دین۔ یعنی ائمہ گروہ مقلدین کو اس چٹھی کے مضمون پر ذرا غور سے نگاہ فرمانی چاہیے کہ آیا گورنمنٹ کو (جسکا دین و مذہب تم سے مخالف ہے) کہانتک نگہداشت عزت و حرمت دین تمہارے کی مدنظر ہے۔ جسنے اسی دین محمدی کے پیروؤن اور اسی پیغمبر کی امت کہلانے والون کی ایک جماعت کی (جسکے پیرو اور توابع مین سے تم بھی ہو) یہانتک عزت افزائی فرمائی۔ کہ جو اپنے ہی حقیقی بھائیون کی نورانی پیشانیون پر۔ تمنے حقارت کا ٹیکا لگایا تھا اُسنے اپنے مراحم خسروانہ سے دور کر دیا۔ کیا اگر ذرا بھی غور سے نگاہ کر کے دیکھو تو یہ حکم تمہارے لئے سبق عبرت نہین ہو سکتا۔ کہ غیر قوم مذہب والے تو تمہارے دین کی اس حد تک عزت کرین اور تم اپنے باہم ایکدوسرے کے حق مین کفر و الحاد کے فتوے صادر کرو۔

اور تحقیر کی نگاہ سے دیکھو - اور ہتک انگیز و توہین آمیز خطابون سے ایکدوسرے کو پکارو - کیا دوسرے بہائی کی تحقیر و توہین تمہاری اپنی ہی توہین و تحقیر نہین ؟ ایڈیٹر آفتاب پنجاب بھی گروہ مقلدین سے ہے لیکن اسکے نزدیک تو ایک دین کے پیرو اور پیغمبر کی امت کو صرف چند مسایل فروعی کے تخالف کی وجہ سے اپنا دشمن سمجھ بیٹھنا اسکے مساوی ہے جیسے کوئی دانشمند عقل مجسم اپنے دوسرے بہائی کو بد نسل و بد اصل کے نام سے پکار کر اپنی شرافت و نجابت ثابت کرنا چاہتا ہو خدا ہمارے معزز بہائیون کو ہدایت اور توفیق بخشے کہ اس جنون سے اپنی آپ کو پاک کر کے اتفاق و اتحاد و ہمدگر اپنا فرض اصلی سمجھین اور اپنے ہاتھون اپنی بیخ کنی سے باز آئین" +

(اس ریمارک پر آفتاب پنجاب [illegible] مطبوعہ [illegible] ۱۸۸۶ء)

الفاظ غیر مقلد کے خطاب سے اہلحدیث کا تنفر

چٹھی محکمہ محتشمہ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کے موصول ہونے پر ہم نے آفتاب کے کسی پرچہ گذشتہ مین ریمارک کیا تھا جسمین فرقہ اہلحدیث کی نسبت ہم نے لفظ غیر مقلد کا استعمال کیا تھا اسپر گروہ اہلحدیث کے واجب التعظیم مولنٰا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی و ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور کا ایک شقہ کرامت طراز ہمارے نام موصول ہوا جسمین جناب ممدوح نے اس لفظ غیر مقلد کے استعمال پر اعتراض فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہر چند لغوی معنے مین یہ لفظ برا نہو تاہم جن معنون مین اصحاب مقلدین اس لفظ کو فی زماننا استعمال کر رہے ہین وہ بے شک اہلحدیث کے لئے دل شکن سمجھا جاتا ہے - لہذا ہم بڑے ادب کے ساتھ جناب ممدوح کی خدمت مین ملتمس ہین کہ جہان تک لفظ غیر مقلد کا استعمال ہماری قلم عجز رقم سے ہوا ہے وہ محض سہواً و خطاءً تھا نہ عمداً اور کسی ارادہ سے ہم اپنی اس غلطی کے واسطے

جناب ممدوح سے معافی کے خواستگار ہین ہر چند ہم خود گروہ مقلدین سے ہین لیکن پیشوایان فرقہ فریق ثانی کو ہم اس سے کم واجب التعظیم نہین سمجھتے جیسے کہ علمار توابع حضرت ابوحنیفہؒ کو جہان تک ہمارا قیاس چلتا ہے یہ چند اختلافات فرعی - مثلاً آمین بالجہر و رفع یدین وغیرہ وغیرہ کوئی ایسے اہم امور نہین جن کی بنا پر فرقہ اہل حدیث سے ہم اپنے آپ کو قطعاً الگ تہلگ سمجھنے لگین وحدانیت حق جل وعلا - وحقیت رسالت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سب صاحب یکسان متفق ہین ◆

ریمارک اخبار وزیر الملک مطبوعہ ۲ فروری ۱۸۸۷ء

اہلحدیث کو مژدہ

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری نے بڑی کوشش اور سعی سے گورنمنٹ اوف انڈیا کو توجہ دلائی کہ اہلحدیث کو وہابی نلکھا جایا کرے چنانچہ درخواست منظور ہوگئی چٹھی کا ترجمہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے - پھر بعد نقل چٹھیات کہا ہے ◆

ایڈیٹر - ہم اس کوشش کی کامیابی دیکھکر بہت خوش ہوئے ہین اور گورنمنٹ کے بھی مشکور ہین - ہم امید کرتے ہین کہ عوام الناس بھی اس لفظ کو جیسے کہ گورنمنٹ نے مکروہ سمجھا ہے بُرا جانکر اسکا استعمال کرین گے - اور کسی خاص فرقہ کو اس سے ملقب کرنے مین تامل کیا کرین گے ◆

ریمارک اخبار شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۸ء

اہلحدیث کو وہابی کہنا مزیل حیثیت ہے

ہم اس عنوان پر گذشتہ شحنہ ہند مین ایک مدلل آرٹیکل لکھ چکے ہین - اسکی تائید مین

اَب ہم مندرجہ ذیل احکامات جو گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند نے صادر فرمائے ہین درج کرتے ہین اور عوام کو بتاتے ہین کہ جس صورت مین خود گورنمنٹ ہند نے لفظ وہابی کے استعمال کو اہلحدیث کے حق مین لائیبل قرار دیا ہے تو عوام الخصوص وہ گروہ جو اہل حدیث کو اس مکروہ اور دل شکن لقب سے یاد کرتا ہے متنبہ ہو ورنہ اسکا استعمال منجملہ ارتکاب اُن جرائم کے محسوب ہوگا جن کی تصریح مجموعۂ تعزیرات ہند مین موجود ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

(اس کے بعد چھٹیات کی نقل کی ہے)

ریمارک اخبار ترجمان ناگپور مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۸ء

فرقہ اہلحدیث باجلاس سپریم گورنمنٹ

اسکے بعد چھٹیات گورنمنٹ کی نقل کرکے کہا ہے

مژدہ باد اے گروہ اہل حدیث کہ گورنمنٹ ہند نے تمہاری طرف توجہ کی اور تمہارے رنج کو جو بباعث اطلاق لفظ وہابی کے تمکو ہوتا تھا دور کیا اور سرکاری کاغذات مین اس مکروہ لفظ کے استعمال کو منع کردیا۔ بسبحان اللہ گورنمنٹ کو حالانکہ وہ غیر قوم ہے مگر اپنی رعایا کے رنج و دل آزاری کا کسقدر خیال ہے افسوس ہے کہ ہم قوم کو اسکا کچھ لحاظ نہین اپنی قوم کی دل آزاری کے درپے رہتے ہین مگر وہ آپ اپنا بُرا کرتے ہین بہرکیف ہم اپنی مہربان گورنمنٹ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین اور ساتھ ہی اس کے اپنے معزز ہمعصر مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب اڈیٹر اشاعۃ السنۃ لاہور کا نہایت ممنونیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ کے حسن اہتمام سے یہ کارروائی طے ہوئی عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوئی جزاہم

اللہ خیر الجزاء الخ" ٭

ریمارک اخبار خیر خواہ عالم دہلی مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۶ء

ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کی چٹہی کا جواب بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب آچکا ہے
جسکا خلاصہ یہہ ہے۔ کہ "حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنا اتفاق رائے
سر چارلس ایچیسن سے اسبارہ مین ظاہر فرماتے ہین کہ لفظ "وہابی" کا استعمال سرکاری
کاغذات مین مسدود کیا جائے۔ مگر یہ بات ضرور لحاظ کے قابل ہے۔ کہ گورنمنٹ
نے جو اس لفظ کی موقوفی کا حکم فرمایا ہے وہ کس خیال پر مبنی ہے۔ اسکا جواب
بجز اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہماری پولٹیشن گورنمنٹ کو مصالحت اور باہمی ترک
دل آزاری [illegible] بہر حیف [illegible] مسلمانون کی حالت پر
جو کلمہ کے شریک ہو کر ایک دوسرے کو مشرک یا وہابی کہین جو سخت ایذا
پہنچانے والے القاب ہین" ٭

ریمارک سراج الاخبار جہلم مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۶ء

"گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات مین لفظ "وہابی" کے استعمال کو متروک کر دیا ہے
کیونکہ پولیٹیکل محاورہ مین وہابی کا لفظ باغی سلطنت پر بولا جاتا ہے٭ اور یہ اس فرقہ کی
دل آزاری کا موجب تہا" ٭

ریمارک اخبار جریدہ روزگار مدراس مطبوعہ ۱۹ فروری ۱۸۸۶ء

جب گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائیبل تسلیم کر کے اسکے استعمال سے
ممانعت کا حکم دیا ہے تو پہر ہمارے دیسی اور وطنی بہائیون کو کب مناسب ہے کہ

٭ یعنی اس گروہ کی مخالفون اور بعض سرکاری عہدہ دارون کے بول چال مین۔ سرکاری تحریرون مین جیسا کہ اڈیٹر خیر خواہ عالم
دہلی کو دہوکہ ہوا ہے۔ اور اسیر شحنہ ہند کی اجلاس سے انپر عتاب ہوا ٭

وہ فرقہ اہلحدیث کو اس دل آزار لفظ سے یاد کرین"۔

ریمارک پٹنہ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۴ فروری ۱۸۸۷ء

"محمدی" اور اسی نام کی خرابی

"وہابی"

مسلمانون کے "محمدی" یا عامل بالحدیث فرقہ کو جسکو عیسائیون کے قول کے روسے پیورٹین محمدن بھی کہہ سکتے ہین دوسرے فرقہ کے مسلمانان "وہابی" کے خطاب سے پکارتے ہین اور اسکی وجہ سے لغو اور بے دلیل گورنمنٹ مین اُن کی بدنامی ہوگئی ہے۔ ہر شخص اس بات سے واقف ہے کہ "وہابی" کا لقب بالفعل عموماً اُس شخص کے حق مین استعمال کیا جاتا ہے جو کہ [illegible] اور بدخواہ ہے۔ البتہ اس لقب کا اطلاق محمدیون کی ذات پر نہین ہوسکتا ہے۔ پیورٹین عیسائیون کو "ڈیسنٹر" اور شیعہ مسلمانون کو "رافضی" کہنے سے (جیسا کہ اُن کے مخالف اونہین کہتے ہین) اسدرجہ کی تذلیل نہین مراد ہے جتنی کہ محمدیون کو "وہابی" کہنے سے ہم مولوی ابوسعید محمد حسین ایڈیٹر اخبار اشاعۃ السنۃ واقع لاہور اور گورنمنٹ پنجاب و گورنمنٹ ہندوستان کے اون مراسلات کو جو اس مادہ مین ہوئے مین ذیل مین شائع کرتے ہین جنکے دیکھنے سے یہ امر صاف ظاہر ہوگا کہ یہ لقب محمدیون کے حق مین کبھی نہین استعمال کیا جاسکتا اور ہم امید کرتے ہین کہ ہماری ہم وطن خصوصاً ہمارے ہم مذہب لوگ آئندہ سے اس فرقہ کے حق مین وہابی کا لقب کبھی استعمال نہین کرین گے۔ اسکے بعد چٹھیات کو نقل کیا ہے

ریمارک اخبار چنار یکم مارچ ۱۸۸۷ء

ایڈیٹر اخبار چنار نے اس پرچہ مین اہلحدیث کا عنوان قائم کرکے چٹھیات گورنمنٹ کو

نقل کیا ہے۔ اسکے بعد کہا ہے *

جب گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائبل تسلیم کرکے اسکے استعمال کی ممانعت کا حکم دیا ہے تو پھر ہمارے دیسی اور ہموطنی بھائیون کو کب مناسب ہے کہ وہ فرقہ اہلحدیث کو دل آزار لفظ سے یاد کرین ہمین امید ہے کہ ہر قسم کے اہل اسلام آئندہ اس لفظ کا استعمال نکرین گے اور ایک فرقہ کی دل آزاری عمدہ نہین ہے جب کوئی کسی کو خراب الفاظ سے پکارتا ہے تو خواہ مخواہ اسکی دل آزاری ہوتی ہے *

ریمارک اخبار کوہ نور لاہور مطبوعہ ۲۶ جنوری ۱۸۸۷ء

ہم ذیل مین نقل چٹھی سکرٹری گورنمنٹ پنجاب و چٹھی گورنمنٹ ہند موسومی مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ [illegible] درج کرتے ہیں اس سے ناظرین پر واضح ہوگا کہ گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال قطعاً موقوف فرما دیا ہے اور ممانعت کُلی کر دی ہے۔ ایسی صورت مین ہمارے اپنے دیسی بھائیون اور ہم وطنون سے خواہ وہ کسی مذہب اور ملت کے کیون نہون یہ سفارش کرنی کچھ بیجا نہوگی کہ وہ بھی آئندہ فرقہ اہلحدیث کو اس لفظ دل آزار سے جس سے اسکی ایک گونہ ہتک متصور ہے کبھی یاد نہ کیا کرین گے *

ترجمہ ریمارک انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور مطبوعہ ۱۰ فروری ۱۸۸۷ء

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری کا شکریہ ہے کہ صرف انہی کی مساعی جمیلہ سے گورنمنٹ اوف انڈیا نے پنجاب اور تمام ہندوستان مین سرکاری خط کتابت سے لفظ وہابی کا استعمال آئندہ کے لئے متروک فرمایا ہے۔ گو وہابی کے لفظی معنے یہ ہین کہ خدا کے احکام ماننے والا مگر چند ایسی وجوہات سے اجنکا